© rasailojaraid.com

● **جہاد، مزاحمت اور بغاوت**　　مصنف: محمد مشتاق احمد

ضخامت: ۷۰۷ صفحات　قیمت: ۵۰۰ روپے　　ناشر: الشریعہ اکادمی، گوجرانوالہ

یہ کتاب اسلامی شریعت اور بین الاقوامی قانون کی روشنی میں لکھی گئی ہے اور اس کے مصنف محمد مشتاق احمد ہیں۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں اسسٹنٹ پروفیسر قانون ہیں۔ اس لیے اگر یہ رائے قائم کی جائے کہ مصنف کا اس موضوع پر وسیع مطالعہ ہے تو یہ درست ہوگا۔ اس کا پیش لفظ معروف عالم دین مولانا ابوعمار زاہد الراشدی نے لکھا ہے۔

مولانا صاحب لکھتے ہیں: ''میں نے اس کے مقدمہ کے ساتھ ساتھ مضامین کی فہرست پر ایک نظر ڈالی تو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً عرض کر رہا ہوں کہ دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا اور زبان ''ذٰلک ما کنا نبغ'' کا ورد کرنے لگی۔''

مولانا صاحب نے جس طرح کتاب کا خیر مقدم کیا ہے۔ اس سے کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے فلسفۂ جہاد کو واضح کیا ہے۔ مصنف نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ''امریکہ میں گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو جو واقعات رونما ہوئے اس کے بعد اسلامی دنیا میں بھی اور مغرب میں بھی جہاد کے موضوع پر تحقیق اور بھی ضروری ہو گئی ہے۔ بالخصوص جبکہ اس وقت عراق، افغانستان اور دیگر کئی مقامات پر مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان تصادم کا ایک بظاہر نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور اس تصادم کا دائرہ کار اس حد تک وسیع ہو گیا ہے کہ اکثر مقامات پر مسلمان ایک دوسرے کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ اس وقت مسلمان اہل علم کی ذمہ داری اور بھی بڑھ گئی ہے کہ وہ عصرِ حاضر میں جہاد سے متعلق امور کا تجزیہ کریں اور جہاد کے متعلق پیدا ہونے والے مختلف قانونی مسائل پر شریعت کا نقطۂ نظر واضح کریں۔''

مصنف نے اس کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) چند اصولی مباحث (۲) علۃ القتال (۳) آداب القتال (۴) جنگ آزادی، جہاد اور دہشت گردی (۵) بغاوت اور خانہ جنگی

یہ نہایت اہم بحث ہے۔ ایسی مثبت بحث بہت کم نظر آتی ہے۔ اس موضوع پر لکھتے ہوئے مصنفین عام طور پر جذباتی ہو جاتے ہیں اور اصل موضوع سے دور ہو جاتے ہیں۔ لیکن پروفیسر صاحب نے شروع سے آخر تک اس موضوع کے ساتھ انصاف کیا ہے۔ ہاں کہیں اختلاف کی گنجائش بھی نکل آئے گی۔ اختلاف کس مقام پر نہیں ہوا۔ مجموعی طور پر یہ کتاب بھرپور تاثر دیتی ہے اور اُسے اہم کتابوں کی فہرست میں شامل کیا جائے گا۔

آخر میں مصنف نے لکھا ہے: ''اس ساری بحث کے بعد لال مسجد کے سانحے میں حکومت کے طرزِ عمل کے متعلق منفی فقہ کی رو سے کئی سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ کیا لال مسجد والوں کو باغی اور لال مسجد کے احاطے کو دار البغی کہا جا سکتا تھا؟ اگر ہاں تو حکومت نے ان باغیوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا کیا وہ صحیح اور جائز تھا؟ اور اگر لال مسجد والوں کا جرم اتنا سنگین نہیں تھا کہ اسے بغاوت قرار دیا جا سکے۔ تب اس سے زیادہ اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ حکومت نے جو کچھ کیا اسے سیاسہ عادلہ کہا جائے یا سیاسہ ظالمہ؟''

اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ اہم کتاب ہے۔ امید ہے کہ جس نیک ارادے سے لکھی گئی ہے، اس کا مطالعہ بھی اسی انداز میں کیا جائے گا۔ (تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)

© rasailojaraid.com